

فتاویٰ حکم تارک الصلاة
شیخ الاسلام د. صالح العثیمین
وقتی اہمیت صلاة الجماعة وفضلها
سنة النبي محمد ﷺ
مجلس الضلوة والادکار مع ترجمتها باللغة الأوردية
مجلس العلامة محمد عطاء اللہ حیدر رحمتہ اللہ علیہ

ایک اُردو مطبوعات

- قرآن کریم
- اسحق المرقوم
- مختصر ماہنامہ
- ماہنامہ نور و معرفت الزکاء
- تنزیل افعال
- قیامت کی مثالیں
- اسلام کے بنیادی عقائد
- نبی کریم ﷺ کی عظمت
- نماز فجر گراں گراں
- شب و روز کی اہمیت

پیشکش: عارف المصطفائی

بے نماز کا شرعی حکم

د. فہدہ الشیخ عثیمین و صالح العثیمین

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

ماہنامہ نور و معرفت الزکاء

نماز سنون (وظائف)

سنن نماز سنون و وظائف

دارالکتاب والاسلام

1. FORBES ROAD RAJAULI - CHENNAI
1. FORBES ROAD RAJAULI - CHENNAI
PARISTON

بیت الاسلام
۱۰۰۰ - ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

*** توجہ فرمائیں ***

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب۔۔۔

* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ [UPLOAD] کی جاتی ہیں۔

* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

**** تنبیہ ****

**** کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الیکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔**

**** ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔**

نشر و اشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.kitabosunnat.com

بے نماز کا شرعی حکم،
از، فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

— و —

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از —————
سماعیہ الحاج عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ —————
ابو عبدالرحمن شبیر بن نور

مع —————
نماز مسنون (وظائف)

مرتب
حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

دارالکتاب والنشر

1- P.O.BOX: 11106 KARACHI - 75300
2- P.O.BOX: 7056 KARACHI - 75620
PAKISTAN

تعاون
پوزیٹو اسلام اکیڈمی
لاہور ————— پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

DAR AL-KITAB WA AL-SUNNAT
Publishers & Booksellers



دار الکتب والسنّة
للنشر والتوزيع

قارئین کے نام

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله محمد بن عبد الله

وعلى آله وصحبه ومن سار على دبره الى يوم الدين، وبعد :

محترم قارئین، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دار الکتب والسنّة کی اردو کتب کے سلسلہ اشاعت کی یہ تیسری کتاب آپ کی گذر ہے۔ اس سے قبل کتاب ”شب و روز کی دعائیں“ از پروفیسر کمال عثمانی اور کتاب ”شرح اصول الایمان“ کا اردو ترجمہ شائع کرنے کے شرف کے علاوہ ہم ساتھ سے زائد چھوٹی بڑی عربی کتب عربی دان طبقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

برادران اسلام، عصر حاضر میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نمازوں کی ادائیگی سے سستی برت رہی ہے اور اسے ضائع و برباد کر رہی ہے۔ بعض لوگوں کے مسائل اور سستی کا یہ عالم ہے کہ وہ اسے بالکل چھوڑ چکے ہیں، بعض جمعہ اور عیدین کی حد تک ادا کرتے ہیں اور کئی ایک پڑھتے تو ہیں لیکن اکثر اوقات جماعت سے ادا نہیں کرتے اور بیشتر نماز کے ترجمہ سے نااہل ہیں۔

زیر نظر کتابچے میں ہم نے علامہ الشیخ / محمد العثیمین کے بے نماز کے متعلق فتویٰ کے ہمراہ حضرت علامہ الشیخ / عبدالعزیز بن باز کا نماز باجماعت اور اس کی فضیلت پر جاری کردہ فتویٰ شامل اشاعت کرنے کے ساتھ ہی کتابچے کے آخر میں نماز مترجم از علامہ الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ بھی ذکر کر دی ہے تاکہ جنس قارئین پر ”بے نماز کے متعلق شرعی حکم“ اور ”نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت“ واضح ہو وہیں نماز کے ترجمہ سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تینوں جلیل القدر بزرگوں کے ہمراہ فاضل مترجم اور ناشر کو بھی اجر عظیم سے نوازے اور اس کو شش کو تارک نماز اور تارک جماعت مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے، آمین۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دینی بھائی

ابو سلطان مغل

۳ / ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

☆ اس موضوع پر الشیخ محمد العثیمین کا مفصل رسالہ

بھی ہم شائع کر رہے ہیں، ان شاء اللہ

371/4 Gazzdarabad Karachi (Pak) Telefax:- 0092-21-722992

(۳)

اس کتاب کے جلد قارئین پاکستان میں نمبر ۱۴۱۷ھ کی
اور پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں کئی نامور محلات ہیں۔



دار الکتب والسنّة، ۱۴۱۷ھ

فہرستہ مکتبہ الملك فهد الوطنية انشاء النشر

العثیمین، محمد بن صالح

فتویٰ حکم تارک الصلاة وفتویٰ اہمیت صلاة الجماعة مع الصلاة
والاذکار / محمد بن صالح العثیمین، عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، محمد
عطاء اللہ حنیف، ترجمہ شبیر بن نور، ۲ ط - الرياض .

۲۲ ص ۱۷ × ۱۲ سم

ردمک: ۹ - ۹ - ۶۷ - ۹۶۰

(النص باللغة الأردية)

۱ - الصلاة ۲ - الفتاویٰ الشرعیة ۳ - صلاة الجماعة

۱ - ابن باز، عبدالعزیز بن عبداللہ (م. مشارک)

ب - حنیف، محمد عطاء اللہ (م. شارک)

ج - بن نور، شبیر (مترجم) د - العنوان

دیوی ۲۵۲، ۲ ۱۷ / ۲۱۸۴

رقم الإيداع: ۱۷ / ۲۱۸۴

ردمک: ۹ - ۹ - ۶۷ - ۹۶۰

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الثانية

رمضان ۱۴۱۷ھ

دریجہ

موضوعات

صفحہ نمبر

☆ قارئین کے نام _____ ۳

☆ بے نماز کے لئے شرعی حکم _____ ۵

از : علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

☆ نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت _____ ۱۲

از : سماحہ الشیخ / عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ نماز (مترجم) _____ ۲۲

از : علامہ محمد عطاء اللہ حنیف (رحمۃ اللہ علیہ)

☆ بعد نماز کے وظیفے _____ ۲۸

☆ دُعائے قنوت _____ ۳۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بے نماز کے لئے شرعی حکم

فتویٰ : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم..... اما بعد :

اے مسلمان بھائی! فضیلت الشیخ محمد بن صالح العثیمین کی خدمت
میں ایک سوال کیا گیا جو کہ اس پرچے میں درج ہے۔

سوال : ایک آدمی اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دیتا ہے لیکن وہ نہیں
مانتے۔ آیا وہ ان کے ساتھ رہے یا گھر چھوڑ کر چلا جائے؟

جواب : اگر اس کے گھروالے بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ہیں، مرتد
اور اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ رہائش رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اس
پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو دعوت دیتا رہے، بار بار اور اصرار سے کہتا
رہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ حقیقت یہ ہے کہ
نماز کا تارک کافر ہے۔ قرآن کریم، سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم کا فتویٰ اس کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں عقل سلیم کا بھی یہی
تقاضا ہے۔

قرآن کریم نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا :

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ۝ ﴾ (التوبہ : ۱۱)
”پس اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے
دینی بھائی ہیں۔“

آیت کے مفہوم میں یہ بات از خود شامل ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو
تمہارے دینی بھائی نہیں۔ واضح رہے کہ گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ
سے دینی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جاسکتی، البتہ اسلام سے خارج ہونے کی
صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہو تا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :
((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))
(صحیح مسلم)

”کفر و شرک اور بندے کے درمیان نماز کا معاملہ حائل ہے۔“

حضرت بریدہؓ کی روایت کردہ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا :

((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا
فَقَدْ كَفَرَ)) (سنن الترمذی، سنن انسائی)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے، جس نے نماز
چھوڑی اس نے کفر کیا۔“

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

عنه کا قول ہے :

((لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ))

(موطامام مالک)

”جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن شفیق کا قول ہے کہ :

”نماز کے علاوہ کسی کام کے چھوڑنے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

کفر شمار نہیں کرتے تھے۔“ (سنن الترمذی)

عقل سلیم سے پوچھئے کہ اگر ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانے جتنا
ایمان ہو، اسے نماز کی اہمیت کا بھی علم ہو، یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی
سخت تائید کی ہے، پھر کیا عقل سلیم یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ وہ آدمی مسلسل
نماز کا تارک ہو سکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔

جو لوگ تارک نماز کو کافر قرار دینے سے انکار کرتے ہیں ان کے دلائل
پر میں نے غور کیا ہے، ان کے تمام دلائل چار شکلوں میں منحصر ہیں :

(۱) ان کی بات میں دلیل والی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

(۲) ان کی دلیل کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید ہے کہ اس کے ساتھ ترک
نماز ممکن ہی نہیں۔

(۳) ایسی صورت حال درپیش ہے کہ نماز چھوڑنے والا معذور قرار
پاتا ہے۔

(۴) ان کی دلیل عمومی ہے، تارک نماز کو کافر قرار دینے والی احادیث سے

اس کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ نماز کا تارک کافر ہے تو اس پر مرتد والے احکام نافذ ہوں گے۔ کسی نص (قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث) میں یہ نہیں آیا ہے کہ نماز کا تارک مسلمان شمار ہو سکتا ہے یا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم کی آگ سے بچ سکے گا۔ یا اس طرح کی کوئی اور دلیل موجود ہو جس کی وجہ سے تارک نماز پر لاگو حقیقی کفر کو کفرِ نعمت (ناشکری) یا کفرِ دون کفر (بڑے کفر کی بجائے چھوٹا کفر) والی تاویل و توجیہ کی ہمیں ضرورت ہو۔ واضح رہے کہ مرتد پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوتے ہیں :

۱۔ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے نہ کروایا جائے اور اگر نکاح پہلے سے موجود ہے اور اب نماز نہیں پڑھتا تو ان کا نکاح باطل قرار پائے گا، کوئی مسلمان خاتون اس کے لئے حلال نہیں۔

مما جرتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی دلیل ہے :

﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾

(الممتحنہ : ۱۰)

”پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو، نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لئے حلال۔“

۲۔ اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے

گا، مسلمان بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیت ہے۔ اس مسئلہ کی باقی تفصیلات اہل علم کے ہاں معروف ہیں کہ آیا ترک نماز ازدواجی ملاقات سے پہلے سے تھی یا بعد میں شروع ہوئی۔

۳۔ اگر بے نماز ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے، اس لئے کہ وہ حرام ہے۔ یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ تو ہمارے لئے جائز ہے مگر بے نماز کا نہیں، اس لئے کہ بے نماز کا ذبیحہ یہودی اور عیسائی کے ذبیحہ سے زیادہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے۔۔۔۔۔ والعیاذ باللہ۔

۴۔ بے نماز مکہ شہر تو کیا اس کی حدود میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾

(التوبہ : ۲۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مشرکین ناپاک ہیں، لہذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھنکنے پائیں۔“

۵۔۔ اگر بے نماز کے قربت داروں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ایک نمازی مسلمان مر جاتا ہے، اس کے ورثاء میں اس کا ایک حقیقی بے نماز بیٹا اور چچا زاد بھائی ہے۔ بھلا کون وارث بنے گا؟ اس کے حقیقی بیٹے کے بجائے اس کے چچا زاد بھائی کو وراثت ملے گی۔

اس کی دلیل حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

((لَا يَبْرُئُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ))

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔“

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَلْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا ، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرْنَا)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

”تمام ہقداروں کو وراثت میں سے ان کا حصہ دے دو اور جو بچ رہے تو وہ مرد کے مذکر رشتہ داروں یعنی عصبہ کا حق ہے۔“

اس ایک مثال کے ذریعے باقی تمام ورثاء کا حکم معلوم ہو جاتا ہے۔

۶۔ بے نماز جب مرجائے تو اسے غسل دیا جائے اور نہ کفن۔ نہ تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ تب اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کر دیں، اس لئے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی عزیز یا تعلق دار نماز نہیں پڑھتا اور اب وہ مر گیا ہے تو اس شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس کی میت کو عام مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ کے لئے لائے۔

۷۔ قیامت کے روز فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔۔۔ والعیاذ باللہ۔۔۔ بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے، اس لئے کہ وہ کافر ہے، لہذا دعا کا مستحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ﴾ (التوبہ : ۱۱۳)

”نبی اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔“

میرے بھائیو! معاملہ بہت خطرناک ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس مسئلے میں سستی کا شکار ہیں اور گھر میں ان لوگوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔۔۔ اور یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔۔۔ واللہ اعلم۔ وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

فتویٰ از :

فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين

حفظه الله تعالى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از : سماحة الاستاذ فضيلة الشيخ علامه عبد العزيز بن عبد الله بن باز

مفتی المملكة العربية السعودية ورئيس دار الافتاء بالرياض

تمام مسلمانوں کے نام ایک پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے،
خوف خدا اور راہ تقویٰ پر چلنے والوں میں، مجھے اور تمام مسلمانوں کو شامل
فرمائے۔ آمین۔

امروا واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت محض سستی اور کوتاہی
کی وجہ سے نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتی۔ یہ کھلم کھلا گناہ کبیرہ ہے اور
اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی برائی ہے، لہذا اس کا انجام
بھی بہت خطرناک ہے۔ اس لئے تمام اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو
اس مسئلے کی طرف متوجہ کریں اور اس صورت حال کے خوفناک انجام سے
لوگوں کو ڈرائیں، اس لئے کہ نماز باجماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسے
اہم مسئلے پر خاموشی نہیں اختیار کی جاسکتی۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اتنے اہم
حکم شریعت پر کسی مسلمان کو سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے
قرآن حکیم میں نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس حکم

کی مزید وضاحت اور تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نماز کا
تذکرہ قرآن حکیم میں فرمایا ہے، اس کے فضائل بیان کئے ہیں، اسے
باجماعت اور پابندی سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس
معاملے میں سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ کرنا منافقین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا :

﴿ حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ
وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۲۳۸)

”تمام نمازیں پابندی سے ادا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز (عصر کی
نماز) اور تابع فرمان بن کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔“

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہیں کرتا آخر
اس کے بارے میں کس طرح معلوم ہو سکے گا کہ واقعی وہ نماز کا پابند ہے اور
نماز کو وہ قابل تعظیم کام سمجھتا ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اس
سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ
الرَّاكِعِينَ ۝ ﴾ (البقرہ : ۴۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے
ساتھ مل کر رکوع کرو۔“

یہ آیت مبارکہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ”نفس صریح“ یعنی واضح حکم
کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر محض نماز ادا کر لینا ہی کافی ہو تا تو آیت مبارکہ کے

آخر میں ”وَازْكُمُوامَعَ الرَّاِكِعِينَ“ (رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو) کہنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی، کیونکہ نماز پڑھنے کا حکم تو آیت کے ابتدائی حصے میں آ ہی چکا تھا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ..... الخ﴾ (النساء : ۱۰۲)

” (دورانِ جنگ نماز باجماعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب آپ خود مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں اور باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ جب وہ ایک رکعت پوری کر لیں تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آکر آپ کے ساتھ نماز پڑھے، وہ بھی چوکنے ہو کر رہیں اور اپنے ہتھیار سنبھال کر رکھیں۔“

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حالتِ جنگ بلکہ عین دورانِ جنگ میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، تو حالتِ امن و سکون میں کیا حکم ہونا چاہئے؟ نماز باجماعت کی اگر کسی کو معافی مل سکتی تھی تو دشمن کے سامنے صف آراء ان لوگوں کو مل سکتی تھی جنہیں دشمن کے حملے کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا

تھا۔ جب ایسے پرخطر حالات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نماز باجماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی تو معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا سب سے اہم فرض ہے جو کسی بھی شکل اور صورت حال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرِيَ الصَّلَاةَ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلَانِ أَنْ يَصِلَيَا بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِرَجُلَيْنِ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْرِقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ)) (بخاری و مسلم)

”میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ نماز کا حکم دوں، جب اذان ہو جائے تو کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوتے اور میرے ہمراہ ایسے ساتھی ہوں جن کی پاس کڑیوں کا گٹھا ہو اور میں جماعت میں نہ پہنچنے والوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلا دوں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورِ صحابہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

((لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَخْلَفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاهَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ- وَقَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِمْنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ)) (مسلم)

”میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے، کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا فحافح سب کو معلوم ہوا بیمار کے، حتیٰ کہ مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز تک پہنچتا تھا۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا :

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے تمام راستے سکھلا دیئے تھے، جس مسجد میں اذان ہوتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

”جس آدمی کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل قیامت کے روز اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے حالت ایمان کے ساتھ ہو وہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی اذان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرنا ہدایت کے طریقے کا حصہ ہے۔ اگر تم گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دیا تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی آدمی اچھے طریقے سے طہارت کا اہتمام کرے (استنجا کرے اور وضو کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایک قدم کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک ایک قدم کے بدلے

گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا، ہاں البتہ معروف و مشہور منافق ضرور جماعت سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بیمار یا بوڑھے آدمی کا حال یہ ہوتا تھا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں لاکھڑا کیا جاتا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

((اَنَّ رَجُلًا اَعْمٰی قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيَسِّرْ لِيْ قَائِدًا يُّلٰزِمُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ ، فَهَلْ لِيْ رُخْصَةٌ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”هَلْ تَسْمَعُ الْيَدَاءَ بِالصَّلَاةِ“ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : ”فَاجِبُهُ“)) (صحیح مسلم)

”ایک نابینا آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ میری راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے، کیا مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا :

”کیا تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟“ اس نے کہا : ”ہاں“ تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا : ”تب نماز پر ضرور پہنچا کرو۔“

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَمَنْ سَمِعَ الْيَدَاءَ فَلَمْ يَأْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُدْرَةٍ)) (ابوداؤد، المستدرک للحاکم)

”جس آدمی نے اذان سنی اس کے باوجود نماز تک نہیں پہنچا اس کی

نماز قابل قبول نہیں، الایہ کہ اس کے پاس عذر ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جان یا مال کا خطرہ یا بیماری۔“

اجتماع نماز کی فضیلت بہت ساری احادیث سے ثابت ہے اور بالخصوص مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا۔ اور پھر مسجد میں تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر ہو اور اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو۔ چنانچہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ باجماعت نماز کا اہتمام کرے اور کوشش کر کے نماز تک پہنچے۔ اپنی اولاد کو، اپنے قریبی رشتے داروں کو، اپنے پڑوسیوں کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس ضمن میں بار بار تاکید کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی اسی شکل میں ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے بھی اسی شکل میں بچا جا سکتا ہے۔ مسلمان منافقوں کی مشابہت سے اسی طرح دور ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی جن بری اور قابل نفرت عادتوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک عادت نماز کے بارے میں سستی کا مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَدِيعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ، لَا

إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ، وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ يَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝﴾ (النساء: ۱۴۳)

”یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسماتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانوا ڈول ہیں، نہ پورے اس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف، جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔“

باجماعت نماز چھوڑ دینا، مستقل ترک نماز کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی بہت واضح ہے کہ سرے سے نماز نہ پڑھنا نہ صرف گمراہی ہے بلکہ کفر عظیم ہے اور انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) (مسند احمد، ترمذی، نسائی)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے، پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔“

نماز کی اہمیت کے بیان، اسے بالالتزام ادا کرنے، اللہ کے حکم کے مطابق اسے قائم کرنے، نیز ترک نماز کے سلسلے میں متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ آئی ہیں اور یہ سب کی سب اہل علم کے ہاں معلوم و معروف ہیں۔ چنانچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کو بروقت ادا کرے، جس طرح اللہ

تعالیٰ نے حکم دیا ہے نماز کو باجماعت اور مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا یہی طریقہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی دردناک سزا سے بچا جاسکتا ہے۔

جب صحیح بات سامنے آجائے اور دلائل سے بھی واضح ہو جائے تو فلاں یا فلاں کے قول کی آڑ لے کر حق سے منہ نہیں موڑنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء : ۵۹)

”پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو، اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور : ۶۳)

”رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“

جس انسان کے پاس معمولی سوجھ بوجھ اور بصیرت ہو اسے بھی معلوم ہے کہ نماز باجماعت میں کس قدر فائدے ہیں اور کس قدر بھلائیاں اس میں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے اہم ترین فائدے درج ذیل ہیں :

۱۔ باہمی تعارف حاصل کرنا۔

۲۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرنا۔

۳۔ اچھی باتوں کی تلقین اور اس راہ کی مشکلات پر صبر کی نصیحت کرنا۔

۴۔ نیکی میں پیچھے رہنے والوں کو حوصلہ دینا۔

۵۔ نادان اور ناواقف کو مسائلِ دین کی تعلیم دینا۔

۶۔ منافقوں کو غصہ دلانا اور ان کے راستے سے دور رہنا۔

۷۔ بندگانِ خدا کے درمیان شعائرِ اللہ کا چرچا کرنا۔

۸۔ قول و عمل کے ذریعے اللہ کے احکام کی دعوت دینا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد دوسرے فائدے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ہر اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا شامل ہو اور جو ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی شرارت اور برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمائے، کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بھی دور رکھے۔ اللہ بہت مہربان اور کریم ہے۔

ترجمہ : ابو عبد الرحمن شبیر بن نور

الدوادمی۔ الریاض۔ سعودی عرب

نماز تکبیر تحریمہ اللہ اکبر

اللہ بہت بڑا ہے۔

دعاے افتتاح تکبیر تحریمہ کے بعد آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
لے اللہ! دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گنہگاروں کے جس قدر کہ
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ
دور رکھا ہے آپ نے مشرق کو مغرب سے۔ یا اللہ صاف کر دے
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
مجھے گنہگاروں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے پٹرا سفید میل بیل سے
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْثَّلِجِ وَالْبَرَدِ
یا اللہ! دھو ڈال میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے
سُبْحَنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
شمار پاک ہے تو اے اللہ اور آپ کی ہی حمد ہے اور بابرکت ہے

اَسْبِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ
نام آپ کا اور بلند ہے آپ کی شان: اور نہیں کوئی عبادت لائق آپ کے برا۔
تَعُوذُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مرؤد سے

سورۃ فاتحہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شرح اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ہر طرح کی تعریف اللہ کیلئے جو پلنے والا ہے تمام کائنات کا۔ نہایت رحم والا بڑا مہربان
مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
مالک ہے دن جزاکا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ
دیکھا تارہ ہمیں راہ سیدھی۔ راہ اُن کی جو انعام فرمایا
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ اٰمِيْنَ
آپسے ان پر، نہ ان کی جو غضب نازل ہوا ان پر اور نہ گمراہوں کی۔ دعا قبول فرما
سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی ایک حصہ یا کوئی ایک سورت
پڑھ لی جاتے۔ تین چھوٹی سورتیں (سورۃ اخلاص، سورۃ توحید)

رکوع کی تسبیح کم از کم تین دفعہ یہ دونوں یا ایک تسبیح رکوع میں پڑھی جائے:

۱۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

پاک ہے تو اے اللہ! رب ہمارے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو، اسی تجھے بخش دے

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

پاک ہے رب میرا بزرگ۔

رکوع سے اٹھنے کی دعا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

سن لیا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

اے رب ہمارے اور آپ کیلئے ہے تعریف۔ تعریف بہت پاکیزہ۔ بابرکت

سجدہ کی تسبیح ۱۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا

پاک ہے تو اے اللہ رب ہمارا

وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو اسی! تجھے بخش دے۔

۱۔ مشکوٰۃ باب الکرع فضل اول

۲۔ مشکوٰۃ باب الکرع فضل اول

۳۔ مشکوٰۃ فضل اول

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

پاک ہے رب میرا بہت بلند۔

رکوع اور سجدہ کی کوئی بھی تسبیح دس، سات، پانچ مرتب بہتر ہے (تین بار سے کم نہ ہو)

دو سجود کے درمیان کی دعا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي

اے! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَأَجْبِرْنِي وَارْفَعْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي

اور مجھے نقصان دے کر اور مجھے بلند کر اور مجھے ہدایت دے اور صحت دے اور رزق دے۔

تسبیح التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

سب از دو طیفہ اللہ کیلئے ہیں اور سب عجز و نیاز اور بصدقہ خیرات بھی

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

سلام ہو تجھ پر اے نبی (ﷺ) اور رحمت اللہ کی

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

اور اسی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

۱۔ مشکوٰۃ باب الکرع فضل دوم

۲۔ مشکوٰۃ باب الکرع فضل دوم لیکن "وَأَجْبِرْنِي" اور "وَأَرْفَعْنِي" کا لفظ کتاب الاذکار (ص ۲۸) بحوالہ

نسخہ نیقی، میں ہے۔

ان کے علاوہ بھی تشہد میں پڑھنے کی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔

سلام تشہد اور دعاؤں سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب منہ پھیرتے ہوئے لوں کہے :

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

سلام بر تم پر اور رحمت اللہ کی
 بعد نماز کے وظیفے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو (آواز بلند) یہ پڑھتے تھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ ٥

اللہ بہت بڑا ہے

دوسری حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

اللہ سے بخشش مانگتا ہوں

پھر یہ دُعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

الہی ! آپ سلامتی والے میں اور آپ سلامتی حاصل ہوئی ہے آپ بابرکت میں

١٤ مشكوة باب الدُّعَاءُ فِي التَّشَدُّدِ فَضْلُ رُومٍ
١٥ مشكوة باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَضْلُ أَوَّلِ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

اے بزرگی اور عزت والے۔

تیسری حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، مجھے تم سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا، مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ فرمایا، نماز کے بعد ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرو:

رَبِّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ایسی! مجھے مدد دے کہ میں آپ کی یاد ، آپ کا شکر اور آپ کی خیر عبادت کرتا رہوں

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ رَبِّكَ لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

الْمَلَأْتُهُ سُبْحَانَ وَرَحْمَةً لِّرَبِّهِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ صُدُوْرِیْ

اللَّهُمَّ لَا مَا بَعْدَ لَنَا اعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لَنَا

اِکبھی ! نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو چیز

ع مشكوة باب الذكر بعد الصلوة - فصل اول
ع مشكوة باب الدعاء في التشهد - فصل دوم

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

آپ روک دیں اور نہیں فائدہ لے سکتی کسی دولت مند کو آپ کے عذاب سے دولت۔

پانچویں حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے پڑھتے: ۱۰

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی

الْبُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد و ثناء ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نہیں ہے طاقت نقصان پہنچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ کیساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ

وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ

اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کاہ ہے

وَلَهُ الشُّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اُسی کے لیے ہے اچھی تعریف نہیں ہے کوئی عبادت لائق مگر اللہ

۱۰ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول

۱۰ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول کتاب اللہ امام شافعی ص ۱۱ ج ۱۰

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

اُسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر بُرا مانیں

چھٹی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کا نماز کے بعد ورد کرے گا، اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہونگے تو بھی بخشے جائیں گے:

سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّهِ ۳۳ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّهِ ۳۳ اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳

اللہ پاک ہے۔ ہر تعریف الٰہی جیلے ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

الْبُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ساتویں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص

ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اُسے بہشت میں داخل ہونے سے سوائے

موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں (یعنی مرتے ہی بہشت میں داخل ہو جائے گا)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص دونوں کو

بلا کر پڑھنے کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۰ مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول ۱۰ مشکوٰۃ ایضاً فصل سوم

۱۰ الترغیب والترہیب ص ۴۳ ج ۲ طبع مصر

